مولانا محمد قاسم ہزاروی کی عشق مجازی
کا عبرتناک انجام کے بعد

عشقِ مجازی اور اُسکا علاج

مؤلف
مولانا محمد قاسم قادری ہزاروی

ناشر: مکتبہ غوثیہ (ہول سیل)
پرانی سبزی منڈی محلہ فرقان آباد نزد دارالعلوم غوثیہ کراچی نمبر ۵
Tel. 4910584, 4926110 Mobile: 0300-2196804
E-mail: maktabaghosia@yahoo.co.in
[illegible]

عشقِ مجازی اور اس کا علاج

عشق سے بچنے کے طریقے

طریقہ نمبر ۱ ﴾ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ تنہائی میں اجنبی عورتوں سے بلا ضرورت گفتگو کرتے ہیں اور ان کے ساتھ تنہائی میں بیٹھتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنے اوپر مکمل کنٹرول ہے۔ لہٰذا ہمیں شیطان بہکا نہیں سکتا۔ حالانکہ یہ بھی شیطان کا ایک وار ہوتا ہے جو وہ انسان پر کرتا ہے۔ عملاً کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ انسان اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور نہ ہی اس کی طرف توجہ رکھے۔ یعنی بلا ضرورت نہ دیکھے۔ جیسا کہ عرب کے بہت سے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ وہ اس کو عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کے باوجود خود زنا سے محفوظ رہنے کا اعتماد کرتے تھے۔ یہ صرف ان کو دیکھنے اور بات چیت کرنے پر کفایت کرتے تھے۔ حالانکہ یہ چیز اندر ہی اندر کام کرتی ہے جبکہ یہ غافل ہوتے ہیں یہاں تک کہ یہ ہلاک ہو جاتے ہیں، لیلیٰ کے ساتھ مجنوں کا بھی یہی واقعہ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

طریقہ نمبر ۲ ﴾ عشق کی شروعات عام طور پر محاسن اور خوبصورتیوں کے دیکھنے سے ہوتی ہے اور اس طرح کا دیکھنا عشق ہو جانے کی صورت میں ہے کہ جب نگاہ کسی حسین کی طرف پڑتی ہے تو دل زبردستی اس کی طرف مائل ہونے لگتا ہے اور اگر انسان اپنی نگاہ پھیرے تو دل بے چین ہونے لگتا ہے اور دل کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ بار بار اسے دیکھتا رہے۔ پس یہ صورت عشق ہونے کی علامت ہے اس وقت انسان ان باتوں کی طرف توجہ رکھے۔

(۱) حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تجھے اس وقت تک عبادت کی لذت نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تو اپنی اور شہوت کے درمیان لوہے کی دیوار نہ قائم کر لیتا۔

محترم اسلامی بھائیو اور بہنو ! آپ نے نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچنے کی فضیلت پڑھی اب ایک وجہ اور بھی ہے جس کی وجہ سے نفسانی خواہشات جنم لیتی ہیں وہ ہے آنکھ۔ اگر آنکھ کی حفاظت کر لی جائے تو عشق مجازی کی جڑیں کٹ جائیں گی۔ کیونکہ جب انسان کسی کو دیکھتا ہے تو وہ اس کی آنکھوں کو اچھا لگتا ہے اور اسے دوبارہ دیکھتا ہے حتّٰی کہ پھر دیکھتا ہے اور آخرکار انسان اس کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے شریعت نے نگاہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے تاکہ انسان گناہوں سے بچ سکے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

قل للمؤمنین یغضو امن ابصارھم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن

ترجمۂ کنزالایمان : ''اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔'' (پارہ نمبر ۱۸، سورۃ النور، آیت ۳۰۔۳۱)

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور پیاری پیاری اسلامی بہنو ! آپ نے اللہ تعالیٰ عزوجل کا حکم سن لیا اب آیئے اللہ تعالیٰ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا، سنئے ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نگاہ پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

اِصْرِفْ بَصَرَکَ ''یعنی اپنی نگاہ ہٹالے۔'' (ذم الھوی امام ابن جوزی)

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان پڑھ لیا، اب بزرگانِ دین نگاہ کی حفاظت کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں توجہ سے پڑھئے۔

حضرت ابو عصمت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں بیٹھا تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان بھی تھا آپ اس کو کچھ لکھوا رہے تھے اور ایک حسن و جمال کی ملکہ سامنے سے گزری وہ نوجوان نظریں چرا کر اس کی طرف دیکھنے لگا حضرت ذوالنون مصری نے دیکھ لیا اور آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ترجمہ : ''پانی اور مٹی سے بنی ہوئی خواتین کو چھوڑ اور اپنے عشق اور خواہش کو اس حور کا متوالا بنا جو کنواری موٹی آنکھوں والی ہے۔''

(۲) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو اگر چہ مادہ بکری سے ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی نگاہ کو اللہ کی محبت میں مصروف کر دو اور جس آنکھ کے ذریعے تم نے اللہ تعالیٰ عزوجل کا دیدار کرنا ہے اس کو غیر اللہ سے بند کر دو ورنہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ سے گر جاؤ گے۔

(۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑا تو اس کے غم طویل ہو گئے۔

طریقہ نمبر ۳ خوب غور اور باریکی سے دیکھا جائے تو اس طرح کے بار بار کے دیکھنے سے مرض بڑھتا ہے اور اسی سے مضبوط عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص پر لازم ہے جب وہ کسی خوبصورت کو دیکھے اور اپنے دل میں اس کی لذت پائے تو اپنی نگاہ کو پھیر لے اور اگر یہ نظر پختہ ہوگئی یا بار بار دیکھا تو یہ شخص شریعت اور عقل دونوں کے اعتبار سے قابلِ ملامت ہو جائے گا۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ پہلی نظر میں ہی عشق ہو جائے تو دیکھنے والے پر کیا ملامت ہو سکتی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جب ایک لمحہ میں دیکھا تو اتنے وقت میں عشق نہیں ہو جاتا۔ عشق تو جب ہوتا ہے جب دیکھنے والے کو نظر لگا کر دیکھتا رہے اور یہ منع ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ انسان نظر جھکا کر رکھے اور بُری نگاہ سے بچے اللہ تعالیٰ عزّوجل کے عذاب سے خوف کھائے ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب جلدی سے یا دیر سے آگھیرے۔ نیز بدنظری کے انجام بد سے اور اس کے خوفناک نتائج سے ڈرے اور نظر کی حفاظت کے لئے اس کو اتنا جھکا کر رکھے جیسے کہ معلوم ہو کہ آنکھ اوپر کی جانب اٹھتی ہی نہیں ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو یہ دوا اس مرض عشق میں کافی ہوگی۔

طریقہ نمبر ٤ اور اگر بار بار دیکھنے سے محبوب کی صورت دلنشین ہوگئی ہے اور قوتِ فکر، شہوت کے اضافے اور بے چینی کی شدت میں اثر انداز ہوگئی ہے تو اب اس کا سبب طمع کی زیادتی ہے اور یہ کہ محبت ایک درخت کی طرح اور دیکھنا اس پانی کی طرح ہے جو اس درخت کی طرف بہتا ہے۔ پس جب بھی اس کو سینچا جاتا ہے وہ سرکش ہوتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے اور یہ سب آفات نظر کی آزادی سے پیدا ہوتی ہیں جس سے شریعت نے منع کیا ہے اسی کی وجہ سے بُری خواہشات دل پر غالب ہوئیں اور فساد کا سیلاب بدن میں گھر کر گیا اور کتنے لوگ ایسے مریض ہوئے جن میں اس مرض نے ایسا تاثر کیا کہ پھر نہ کسی کی ملامت نے اثر کیا اور نہ ہی کسی کی مار پیٹ نے اثر کیا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ جب وادی کے ندی نالے بند ہو جائیں تو ہوا کے چلنے اور گزرنے سے وہ سب خشک ہو جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی ندی نالے نہیں بہتے تھے بالکل اسی طرح سے محبوب سے دائمی طور پر علیحدگی دل میں نقش شدہ صورت کو مٹانے کا عمل کرتی ہے جیسا کہ اوقات کے گزرنے سے مصیبت کا اثر دل سے مٹ جاتا ہے۔

طریقہ نمبر ٥ اگر کوئی یہ کہے کہ میرے دل میں محبوب کی صورت بیٹھ گئی ہے میں ہر وقت بے چین رہتا ہوں اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میرا یہ مرض نظر کے تکرار سے اور محبوب کے دیدار سے شفا پاتا ہے لیکن جب میں دیدار نہیں کرتا ہوں تو میرا معاملہ تیز ہو جاتا ہے اور مجھ میں اتنی قدرت نہیں رہتی کہ میں اپنے محبوب سے ایک لمحہ صبر کرلوں اس کا بھی کوئی علاج ہے۔

میرے پیارے محترم اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! یہ جو خیال آتا ہے کہ بار بار دیکھنا مرض کو کچھ ہلکا کرتا ہے یہ خیال غلط ہے اگر آپ یہ کہیں کہ میں تو اس وقت سکون محسوس کرتا ہوں تو جواب یہ ہے کہ قرب پانے کی وجہ سے اس وقت آپ سکون پاتے ہیں جب دُوری ہو جائے گی تو آگ شعلے بھڑکاتی ہے اس کی مثال تو اس پیاسے جیسی ہے جس نے شراب پی لی تو اس نے پینے کے وقت تو سیرابی محسوس کی پھر جب اس نے اپنے شعلے بھڑکائے تو پیاس اور تیز ہوگئی (اور یہ شراب کئی خرابیوں کی بنیاد بن گئی) چنانچہ اپنے معشوق سے عاشق کا قرب بھی اسی طرح کا ہے جو زخم پر اور زخم لگاتا ہے اور لنگڑے کو اور لنگڑا کرتا ہے پس جب بھی ظاہری اسباب میں اضافہ ہوتا ہے اندرونی اعضاء میں محبت اور مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ قتل گاہ میں زہر کا کام کردیتی ہے جبکہ مقتول کو قاتل نظر نہیں آتا پس جب آپ نے شیطان کا دھوکہ سمجھ لیا کہ اس کے لحاظ سے محبوب کا قرب دوا ہے اور نظر شفاء ہے جیسا کہ میں نے واضح کیا ہے اس کی یہ بات ناممکن ہے بلکہ یہ تو بیماری کو اور تیز کرتا ہے اور اس گناہ کے ارتکاب کی جرأت دلاتا ہے جس کے عذاب

سہنے کی طاقت نہیں اور کے پکڑ کی قوت نہیں اب آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس مرض کا علاج محبوب سے دُور رہنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

عشق کا بہترین علاج

اے میرے پیارے پیارے اسلامی بھائی ! محبوب کے نظارے کی لذت کے وقت موت کی کڑواہٹ کو یاد کر لیا کرو جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "لذات کو شکست دینے والی" رکھا ہے اور حالتِ نزع کی سختی کو یاد کر لیا کرو۔ ان مردوں کے بارے میں غور کیا کرو جو اپنے کیئے ہوئے اعمالِ بد کی سزا بھگتنے کے لئے قید ہیں ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے گناہ کو مٹا سکے اور نہ کوئی ایسا ہے جو اپنی کسی نیکی میں اضافہ کر سکے پس اے آزادی پسند تو گناہوں میں سرگرداں نہ ہو۔

مُردوں کی تمنا

حضرت ابراہیم بن یزید عبدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت ریاح قیسی تشریف لائے اور فرمایا کہ "اے ابو اسحاق! ہمارے ساتھ آخرت والوں کے پاس چلو تا کہ ہم ان کے پاس جا کر ایک عہد باندھیں۔" چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑا اور وہ قبرستان میں جا پہنچے تو ہم ان میں سے ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا کہ "اے ابو اسحاق! تمہارا کیا خیال ہے اگر ان مُردوں میں سے کوئی تمنا کرے تو کیا تمنا کرے گا؟" میں نے کہا کہ "اللہ کی قسم! وہ یہ تمنا کرے گا کہ اس کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی باتیں سنے اور اپنی اصلاح کرے۔" پھر فرمایا کہ "ہم ابھی اس دنیا میں زندہ موجود ہیں ہم اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت کر سکتے ہیں۔" پھر وہ کھڑے ہوئے اور عبادت و ریاضت میں خوب محنت و مشقت برداشت کی اور بہت عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گئے۔

خدا کے سامنے شرمندگی

جب تمہیں نفسانی خواہشات بھڑکائے تو خدا کے سامنے اپنی پیشی کا لحاظ کر لیا کرو اور جس کام سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اس کے عتاب سے شرمندہ ہونے کی فکر کر لیا کرو۔

حدیث

حضرت خثیمہ بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ،

مامنکم من احد الاسیکلمہ ربہ تبارک وتعالیٰ لیس بینہ وبینہ ترجمان (بخاری و مسلم)

"تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر عنقریب اس سے اس کا رب تعالیٰ گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔"

محبوب سے شادی کرنا اصل علاج

اگر کوئی یہ کہے کہ میں آپ کی ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتا ہوں میں نے جان لیا کہ محبوب سے قطع تعلق کر کے میں تباہی و بربادی سے بچ سکتا ہوں اب میں نے محبوب کو مکمل طور پر چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور حتمی طور پر اپنی طمع کو اس سے ہٹا دیا ہے اب اتنی بات تو ضرور باقی ہے کہ مرا دل بے یقین ہے سکون نہیں پاتا اور ایسی جلن ہے جو مٹتی نہیں اور ایسی شعلے بھڑک رہے ہیں جو بجھتے نہیں تو کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے؟

جواب

اگر تمہارا محبوب ایسا ہے جس سے نکاح ہو سکتا ہے اور تم اس سے نکاح کی قدرت بھی رکھتے ہو جیسے کوئی عورت جس سے تم نکاح کر سکتے ہو تو اس مرض کے لئے اس سے بہتر کوئی علاج نہیں کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو عشق نے لاچار کر دیا تھا جب ان کو اپنے محبوب سے وصال ہوا تو وہ بہت جلدی صحتیاب ہو گئے کیونکہ نکاح عشق کو زائل کر دیتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پاس ایک یتیم بچی رہتی ہے جس سے نکاح کا پیغام ایک امیر اور ایک غریب نے دیا ہے جبکہ لڑکی غریب و تنگدست کی طرف میلان رکھتی ہے اور ہم امیر کی طرف میلان رکھتے ہیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لم للمتحابيب مثل النكاح (ابن ماجه، مستدرک، حاکم، جامع صغیر علامه سیوطی)

آپس میں جو دو محبت کرتے ہیں اور ان کو عشق کا مرض لگ جاتا ہے اس کا علاج ان کے باہمی نکاح کرنے سے زیادہ بہتر اور کچھ نہیں پایا گیا۔

تنگدستی کی وجہ سے محبوب سے شادی نہ ہو تو کیا کرے

اگر شریعت کے لحاظ سے محبوب سے شادی کرنا جائز ہو مگر تنگدستی کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو محبّ اللہ تعالیٰ کی طرف اس مُعاملے کی آسانی کی التجا کرے اور جس غلط طریقہ سے اس کو روکا گیا ہے اس پر صبر کرے اِنْ شَاءَ اللّٰہ اس کی مُراد جلد پوری ہو گی۔

ایک بزرگ محمد بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میرے پاس ایک لونڈی رہتی تھی جو کہ میں نے فروخت کر دی لیکن میرا دل اس سے چمٹ گیا تو میں نے اس کے مالک کے پاس اپنی جماعت کے احباب کے ساتھ جا کر ملاقات کی اور اس سے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے درمیان اس معاملہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس پر مزید بیس دینار نفع کے بھی دینا چاہتا ہوں لیکن اس نے انکار کر دیا تو میں ناکام واپس آ گیا اور خود کو بہت سنبھالا مگر ناکام رہا اور ساری رات جاگ کر کاٹی مجھے کچھ نہیں سوجھتا تھا کہ میں کیا کروں اور وہ شخص بھی ڈر گیا کہ میں اسے کے پاس دوبارہ نہ پہنچ جاؤں چنانچہ وہ اس لونڈی کو مدائن شہر کی طرف لے گیا جب میں نے اپنی یہ

مصیبت دیکھی تو اس کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھا اور قبلہ رو ہو کر بیٹھ گیا پھر جب بھی اس کی یاد ستاتی میں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا دیتا اور عرض کرتا کہ اے میرے آقا میری یہ حالت ہے۔ دوسرے دن جب سحری کا وقت ہوا تو ایک شخص نے میرے گھر کا دروازہ کھٹکایا میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں لونڈی کا مالک ہوں میں اس کے پاس اُٹھ کر گیا تو وہ میرے سامنے تھا اس نے کہا کہ یہ لونڈی لے لو اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لئے بَرَکت دے میں نے کہا کہ تم وہ رقم اور وہ منافع لیتے جاؤ اس نے کہا میں تم سے کوئی دینار و دِرہم نہیں لوں گا۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا گذشتہ رات ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ یہ لونڈی ابن عبید کو واپس کر دو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں جنّت عطا کرے گا۔

عشق حرام کا علاج

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ نے جو عشق کا علاج ذِکر کیا ہے کہ اگر ایسا معشوق ہو جس سے شادی کرنا جائز ہو تو شادی کر و اور آپ نے یہ بھی امید دلائی کہ یہ ممکن ہے کہ ایسے بہت سے افراد کو حاصل ہوا ہے مگر آپ اس عشق کا کیا علاج تجویز کرتے ہیں جس کو حاصل کرنے کی شریعت میں اجازت نہ ہو مثلاً وہ عورت جو خاندان والی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہے یا جیسے کوئی خوبصورت لڑکا۔ کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے جب کہ عاشق کا جسم کمزور ہو چکا ہے اور بے خوابی بہت ہو گئی ہے اور وہ جنون کی حد تک پہنچ چکا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ عشق کے تمام امراض میں کامل علاج تو پرہیز ہے اور یہ پرہیز محبوب کو مضبوط ارادہ کے ساتھ چھوڑ دینے سے حاصل ہو گیا تو علاج بہتر ہو گا اور اس وقت یہ ظاہری اور باطنی طور پر مفید ہو گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منت و زاری بھی کرے اور کثرت سے دعائیں کرے کیونکہ یہ مجبور بھی ہے اور اللہ تعالیٰ مجبور کی دعا ضرور سنتا ہے جب وہ اس سے فریاد کرے پھر اس کا علاج کیا جائے کیونکہ اسباب اختیار کرنا توکل اور دعا کے مخالف نہیں۔

دینی اجتماع کے ذریعے علاج

ایک علاج یہ ہے کہ بیماروں کی عیادت کرے، جنازوں کے ساتھ جائے، قبروں کی زیارت کرلے، مُردوں کو دیکھے، موت اور اس کے بعد کے حالات کی فکر کرے یہ سب خواہش کی آگ کو بجھا دیں گے۔ اسی طرح سے مجالس ذِکرِ الٰہی میں، تارک الدنیا لوگوں کی صحبت میں اور نیک لوگوں کے حالات اور وعظوں کے سننے سے بھی عشق کا علاج ہو جاتا ہے۔

باطنی علاج

باطنی طور پر ایک علاج یہ ہے کہ تم یہ خیال کرو اور جانو کہ تمہارا محبوب ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمہارے دل میں اترا ہوا ہے تم اپنی فکر کو محبوب کے عیبوں میں استعمال کرو تمہیں تسلی ہو جائے گی کیونکہ انسان نجاستوں اور گندگیوں میں ملوث ہوتا ہے جبکہ عاشق اپنے معشوق کو حالت کمال میں دیکھتا ہے اور اس کی خواہش نفس معشوق کا کوئی عیب نہیں دیکھنے دیتی مگر حقائق اعتدال اور میانہ روی سے واضح ہوتے ہیں جبکہ خواہش نفس ایسا ظالم حکمران ہے جو عیبوں کو چھپا دیتا ہے اس وجہ سے عاشق معشوق کی بُرائیوں کو بھی اچھا جانتا ہے۔اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے ہارون رشید نے پوچھا کہ عشق کی تعریف اور پہچان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب معشوق کے پیاز کی خوشبو عاشق کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ معلوم ہو۔حکماء فرماتے ہیں کہ خواہش کی آنکھ اندھی ہوتی ہے۔اسی وجہ سے انسان اپنی بیوی سے مُنہ پھیر کر اس پر اجنبی عورت کو ترجیح دیتا ہے چاہے اس کی بیوی زیادہ خوبصورت ہی کیوں نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ اجنبی عورت کے عیب اس کے سامنے ظاہر نہیں ہوتے اور بیوی کے ظاہر ہوتے ہیں میل جول کی وجہ سے اسی لئے جب وہ اس جدید محبوبہ سے اختلاط کرتا ہے اور اس اختلاط سے اس کی چھپی ہوئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں تو اس کا دل بھر جاتا ہے اور پھر دوسری کی تلاش میں لگ جاتا ہے اور پھر اس کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے بدن میں اور اس کی گندگی اور برائیوں کو جن کو لباس نے چھپا کر رکھا ہے اگر فکر میں استعمال کرے تو عشق ٹھنڈا ہو جائے گا اسی وجہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے تو اس کی آلائشوں اور گندگیوں کی فکر کرو۔"

اسی بنا پر عاشقوں کی بہت سی جماعتوں نے معشوقوں کی شکایت کی اور ان سے دُور ہو گئے اور اس کی وجہ صرف یہ ہی تھی جب ان سے اختلاط ہوا تو انسانی عیوب ظاہر ہوئے اور ان سے نفرت ہو گئی اور پریشان ہوئے۔

کبھی تو ایسے طریقے سے انسان کو تسلی ہوتی ہے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا مثلاً کوئی شخص کسی عورت سے محبت کرتا ہے پھر جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نسبت اور رشتہ داری تو میرے فلاں دوست کے ساتھ ہے تو وہ شرم کے مارے باز آجاتا ہے اور عشق ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

عشق چھوڑ کر صبر کرنے کا انعام

جو آدمی اپنے اعضاء کو گناہ سے روکے، عشق کو دبائے، پر خود کو پاکدامن رکھے گناہ کی حرکات نہ کرے اور صبر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے کہ "اے الٰہی! مجھ میں جتنی طاقت تھی میں نے کر لی اب جو میری طاقت میں نہیں ہے اس سے تو مجھے محفوظ رکھنا۔ اگر کوئی شخص ان حالات میں ایسا کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"ان اللّٰہ عزوجل تجاوز لامتی عما حدثت بہ انفسھا مالم تتکلم بہ او تعمل بہ" (بخاری و مسلم)

"اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ہے میری اُمّت کیلئے ان (گناہ خواہشات و ارادہ) کو جن کے بارے میں نفس گفتگو کرتا ہے جب تک کہ انسان اس کا کلام نہ کرے یا اس پر عمل نہ کرے۔"

سید الاولیاء حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو کچھ انسان کے دل میں آتا ہے اس کی وجہ سے انسان پر عیب نہیں لگایا جاتا بلکہ اس وقت عیب لگایا جاتا ہے جب اس پر عمل درآمد کرے جو اس کی طبیعت میں آئے۔"

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرت یحیٰی بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ "کہاں ہیں وہ خوبصورت لوگ جن کے چہرے چمکتے دمکتے تھے، کہاں ہیں وہ جن کی جوانی پر لوگ رشک کھاتے تھے؟ کہاں ہیں وہ جن کو جنگ کے میدانوں میں غلبہ حاصل ہوتا تھا؟ ان کو زمانہ نے پیس کر رکھ دیا اور انجام کار یہ قبر کے اندھیرے میں جا پڑے اور اب وہ یہ فریاد کرتے ہیں ہائے آگ، ہائے آگ، ہمیں بچاؤ، ہمیں بچاؤ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

آپ فرمایا کرتے تھے کہ "اے لوگو! تم رات دن کی گذرگاہ میں ہو، تمہاری زندگیاں کم ہو رہی ہیں تمہارے اعمال ریکارڈ رکھے جا رہے ہیں اور موت اچانک آنے والی ہے پس جو شخص تم میں سے اچھائی کاشت کرے گا وہ قیامت میں اس کی خوشی خوشی کاٹے گا اور جو بُرائی کی کاشت کرے گا وہ اس کو عنقریب شرمندگی سے کاٹے گا ہر کاشتکار کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کاشت کرتا ہے۔"

پتھر پر کندہ عبارت

ابوذکریا تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ بیت اللہ شریف میں موجود تھے اس وقت کندہ کیا ہوا پتھر پیش کیا گیا تو سلیمان نے اس کے پڑھنے والے کو طلب کیا تو حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور آپ نے اس کو پڑھا تو اس پر یہ لکھا ہوا تھا، ''اے انسان! اگر تو دیکھ لے کہ تیری موت کتنی قریب ہو چکی ہے تو تُو اپنی طویل اُمید سے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کر لے اور تجھے شرمندگی ہو اگر تیرا قدم پھسل جائے اور تیرے رشتہ دار اور نوکر چاکر بھی ساتھ چھوڑ دیں اور تیرا باپ اور قریبی رشتہ دار الگ ہو جائیں اور بیٹا کنبہ بھی الگ ہو جائے اب تو دوبارہ دنیا میں لوٹنے والا نہیں اور نہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا اس لئے قیامت کے دن کے لئے حسرت اور ندامت سے پہلے نیک عمل کر لے۔

اے میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور پیارے پیارے اسلامی بہنو ! آپ نے پڑھ لیا کہ جو لوگ صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل کس طرح سے ان کو ان کے صبر کا پھل دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا کہ،

ان اللہ مع الصابرین ''بے شک اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور پیارے پیارے اسلامی بہنو ! آپ کی خدمت میں عشق مجازی سے بچنے کا طریقہ بیان کر دیا کہ انسان آخرت کی فکر کرے یہ تصور کرے کہ اگر میں جس سے عشق کرتا ہوں وہ مجھے مل بھی گئی تو ایک نہ ایک دن یا تو وہ مجھے چھوڑ جائے گی یا میں اس کو چھوڑ جاؤں گا یعنی یا میرا انتقال ہو جائے گا یا اس کا۔ یہی تصور کرلے کہ ایک نہ ایک دن ہم نے ایک دوسرے کو چھوڑنا ہی ہے تو آج ہی کیوں نہ چھوڑ دیں۔۔۔۔۔اور آخرت کے مُعاملات میں فکر مند ہو جائے مثلاً یہ سوچے کہ جب میرا انتقال ہو گا کیا پتہ میرا خاتمہ ایمان پر ہو گا بھی یا کہ نہیں اور پھر جب انتقال ہو گا تو قبر میں ہزاروں سال رہنا پڑے گا وہاں میرے ساتھ کیا ہو گا میں نے وہاں کے لئے کیا تیاری کی جس سے عشق کرتا ہوں وہ بھی وہاں کے لئے میرا ساتھ چھوڑ دے گی پھر اس کے بعد میدانِ محشر کا تصور کرے۔۔۔۔ وہاں نفسا نفسی کا عالم ہو گا کوئی کسی کا یارو مددگار نہیں ہو گا تو کیوں نہ اس شخص سے محبت کی جائے جو دنیا میں بھی ہمارے ساتھ رہے قبر میں بھی جلوہ دکھائے اور میدانِ محشر میں بھی ہمارے کام آئے میری اس سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اگر ہم خلوصِ دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رو رو کر دعائیں کریں اور آخرت کی فکر کا تصور بھی کریں تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ہمارا پروردگار ہمیں عشقِ مجازی کی بیماری سے نجات عطا فرمائے گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عشق حقیقی یعنی اپنا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق عطا فرمائے۔

آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلّم

فقیر محمد قاسم عطاری قادری ہزاروی